زکوۃ کے وکیل سے زکوۃ کی رقم گم ہوگئی تو اس کا حکم

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

زید نے بکر کو زکوۃ کے پیسے دے کر کہا جہاں چاہو دے دینا لیکن بکر سے وہ پیسے گم ہو گئے یا گر گئے تو کیا اب بکر کو اپنی طرف سے اتنی رقم زکاۃ دینی ہوگی؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر یہ رقم کا گم ہونا وکیل کی غفلت وغیرہ کی وجہ سے تھا مثلا جیب پھٹی ہوئی تھی، اس میں سے رقم گر سکتی تھی، اس نے اس میں رقم ڈالی اور وہ گر گئی یا حفاظت میں قصور واقع ہوا کہ جس طرح حفاظت کرنی چاہیے تھی اس طرح نہیں کی، تو اس صورت میں وکیل پر اصل مالک کو تاوان ادا کرنا لازم ہے، اور مالک کی زکوۃ ابھی ادا نہیں ہوئی، اس پر زکوۃ کی ادائیگی لازم ہے۔

اور اگر تقصیر و تعدی نہ تھی تو تاوان ادا کرنا تو لازم نہیں لیکن پھر بھی وہ مالک کو بتائے گا کہ اس کی زکوۃ ادا نہ ہوئی تا کہ وہ اپنی زکوۃ ادا کر سکے، کہ زکوۃ کی ادائیگی فقیر کو مالک کر دینے سے ہوتی ہے، فقط زکوۃ کی رقم علیحدہ کر دینے یا وکیل کو سپرد کر دینے سے نہیں ہوتی۔

نوٹ: یہ یاد رہے کہ! جب زکوۃ کی ادائیگی سے پہلے ہی رقم ضائع ہوگئی تو اب بکر کی وکالت ختم ہوگئی، لہذا اگر مالک سے اجازت لیے بغیر ہی اپنی طرف سے اس کی زکوۃ ادا کر دے گا تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی، اگرچہ بعد میں مالک اس کو جائز کر بھی دے۔

فتاوی رضویہ میں ہے ”وہ شخص امین ہے جبکہ اس نے حفظ میں قصور نہ کیا اور جاتا رہا اس پر تاوان نہیں، ہاں اگر اس نے غفلت کی مثلا جیب پھٹی ہوئی تھی اس میں سے نکل جانے کا احتمال تھا اس نے ڈال لیا اور وہ نکل گیا تو ضرور اس پر تاوان ہے لانہ متعد والمتعدی ضامن (کیونکہ یہ تعدی کرنے والا ہوا اور تعدی کرنے والا ضامن ہوتا ہے)۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 164، رضا فاونڈیشن، لاہور)

النہر الفائق میں ہے

”لا یخرج بالعزل عن العھدۃ بل لا بد من التصدق بہ حتی لو ضاعت لم تسقط عنہ کذا فی الخانیۃ وتورث عنہ کما فی المحیط“

ترجمہ: مال زکوۃ کو علیحدہ کر دینے سے بری الذمہ نہ ہوگا بلکہ اس کو صدقہ کرنا ضروری ہے، یہاں تک کہ اگر (مالِ زکوۃ علیحدہ کر کے رکھ دیا تھا، اور) وہ ضائع ہوگیا تو زکوۃ ساقط نہ ہوئی، اسی طرح خانیہ میں ہے اور اس میں وراثت جاری ہوگی، جیسا کہ محیط میں ہے۔ (النہر الفائق، جلد 1، صفحہ 419، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

البحر الرائق میں ہے

"ولو أدى زكاة غيره بغير أمره فبلغه فأجاز لم يجز؛ لأنها وجدت نفاذا على المتصدق؛ لأنها ملكه، ولم يصر نائبا عن غيره فنفذت عليه ولو تصدق عنه بأمره جاز۔"

ترجمہ: اگر کسی دوسرے کی زکاۃ اس کے حکم کے بغیر ادا کی، پس اس کو خبر پہنچی تو اس نے جائز قرار دے دی تو یہ جائز نہیں ہے (یعنی اس کی زکاۃ ادا نہ ہوئی) کیونکہ وہ باعتبار نفاذ متصدق پر پائی گئی کہ وہ اس کی ملک ہے اور وہ دوسرے کا نائب نہیں تھا، لہذا اسی پر نافذ ہوگی۔ اور اگر کسی دوسرے کی طرف سے اس کے حکم سے ادا کی تو جائز ہے۔ (البحر الرائق، جلد 2، صفحہ 226، 227، دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

بہارِ شریعت میں ہے "زکاۃ دینے والے نے وکیل کو زکاۃ کا روپیہ دیا۔۔۔۔ اگر وکیل نے پہلے اس روپیہ کو خود خرچ کر ڈالا بعد کو اپنا روپیہ زکاۃ میں دیا تو زکاۃ ادا نہ ہوئی بلکہ یہ تبرع ہے اور مؤکل کو تاوان دے گا۔" (بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 5، صفحہ 888، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4155

تاریخ اجراء: 02 ربیع الاول 1447ھ/27 اگست 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net